نشے کی بیماری میں علاج کیلئے مریض کی رضامندی کا

انتظار ظلم ہوگا!

ڈاکٹر صداقت علی

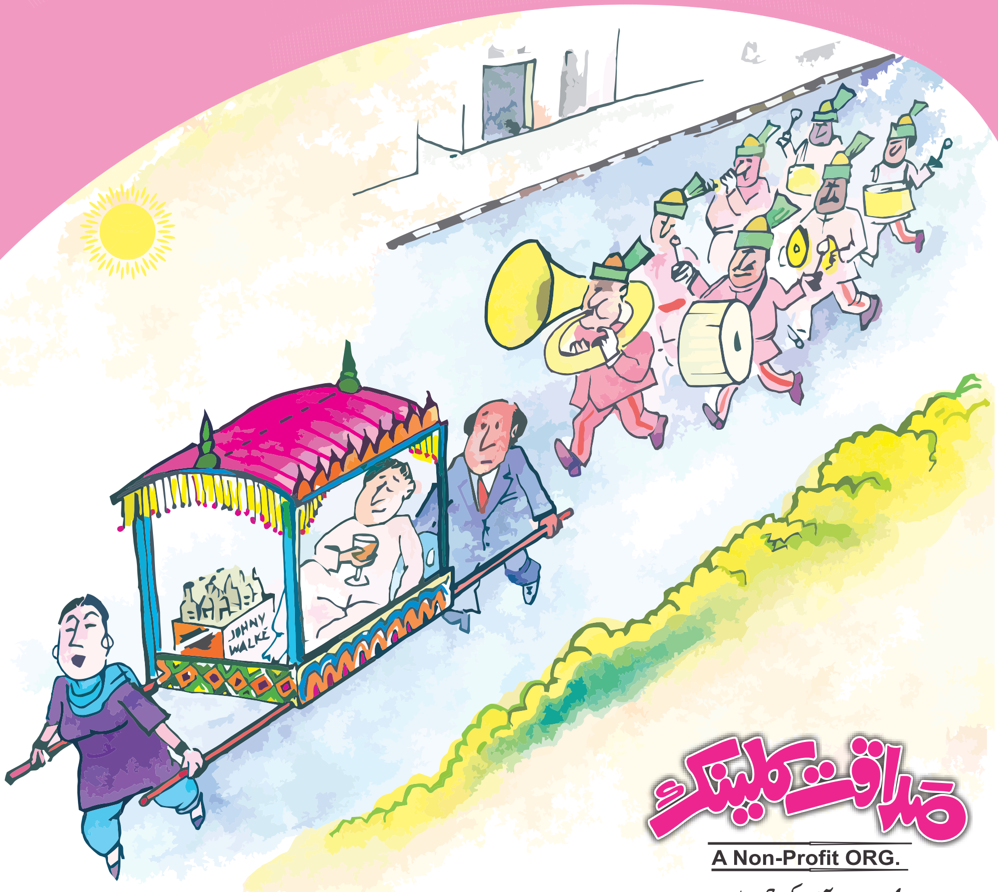

صداقت کلینک
A Non-Profit ORG.
مری • اسلام آباد • کراچی • لاہور
www.turningpoint4you.com

انتظار ظلم ہوگا!

نشے کی بیماری میں مبتلا انسان علاج سے دور بھاگتا ہے کیونکہ یہ بیماری اسے مزہ دیتی ہے، اور اہل خانہ کو تکلیف دیتی ہے۔ نشے کی بیماری کھجلی کی طرح مزے سے بدمزگی کا سفر طے کرتی ہے۔ ڈاکٹر صداقت علی کا تحریر کردہ یہ پمفلٹ اس اہم نکتہ کو اجاگر کرتا ہے کہ نشے کی بیماری میں علاج کیلئے مریض کی رضامندی کا انتظار ظلم ہوگا، اہل خانہ متحد ہو کر بات چیت کریں تو مریض علاج پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر صداقت علی

ڈاکٹر صداقت علی بین الاقوامی شہرت کے حامل ایڈکشن سائیکاٹرسٹ اور صداقت کلینک کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے 1975ء میں ایم بی بی ایس کیا۔ نشے کے علاج میں اعلیٰ تعلیم ہیزلڈن، مناسوٹا امریکہ سے حاصل کی۔ 1992ء میں امریکہ کے سفیر کی دعوت پر امریکہ کا دورہ کیا۔ وہ کئی سال تک پنجاب یونیورسٹی میں نشے کی بیماری پر پوسٹ گریجوایٹ طلبہ کو لیکچر دیتے رہے۔ صداقت کلینک (ٹرسٹ) کے علاوہ وہ ولنگ ویز پرائیویٹ لمیٹڈ پاکستان اور ڈایابیٹکس انسٹیٹیوٹ پاکستان کے بھی سربراہ ہیں۔

صداقت کلینک

صداقت کلینک امراض منشیات کے علاج کیلئے قائم ہونے والا بانی ادارہ ہے۔ صداقت کلینک کا آغاز 1980 میں ہوا، نتیجے میں ان گنت تباہ حال زندگیاں سنبھل گئیں اور گھر ٹوٹنے سے بچ گئے۔ بے شمار مریض نشے سے نجات پانے کے بعد ایک بار پھر زندگی کی مانگ میں سیندور بھر رہے ہیں۔ آج صداقت کلینک نشے کے علاج میں ایک تسلیم شدہ راہنما ادارہ ہے۔ اب صداقت کلینک ایک نان پرافٹ آرگنائزیشن کے طور پر کام کر رہا ہے۔

ڈاکٹر صداقت کے قلم میں طاقت ہے، ان کا انداز تحریر سادہ اور عام فہم ہے۔ اس پمفلٹ میں ڈاکٹر صداقت نے بڑی سادگی سے منشیات، نشے کی بیماری، اس کے نقصانات اور بحالی پر اظہار خیال کیا ہے۔ نشہ کرنے والا نشے کا مریض بنتا ہی تب ہے جب اس کے جسم میں نشے سے نپٹنے کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ لازم ہے، نشے کے مریض کیلئے وہ سب کیا جائے جو وہ اپنے لئے نہیں کر سکتا، یہی اصل خدمت ہے۔ صداقت کلینک یہی کر رہا ہے۔

کنسلٹینٹ سائیکاٹرسٹ

پروفیسر عبدالمالک اچکزئی

صداقت کلینک پاکستان

صداقت کلینک

A Non-Profit ORG.

• ڈن لیتھ کارٹ روڈ مری
0314-6865271 ☎ 3411707

• G-6/1,103 اسلام آباد
0333-5290889 ☎ 3008191

• A1/29 ناظم آباد 1 کراچی
0300-2155956 ☎ 35318375

• 71-A/1 جیل روڈ لاہور
0300-7413639 ☎ 37567487

sadaqat clinic murree | Dr Sadaqat Ali (1000 Videos) | www.sadaqatclinic.com

انتظار ظلم ہوگا!

جب نشے کی بیماری سے سنگین مسائل پیدا ہوتے ہیں تو اہل خانہ کے وسوسے اور اندیشے حقیقت کا روپ دھارنے لگتے ہیں۔ جب ان کی زندگی کے تار و پود بکھرنے لگتے ہیں اور بلانوش پھر بھی پینے سے باز نہیں آتا تو وہ اسے پتھرائی ہوئی آنکھوں سے تکتے ہیں۔ بلانوش کے سامنے پوری طرح بے بس ہونے کے بعد وہ یہاں وہاں اپنے سوالوں کے جواب تلاش کرنے لگتے ہیں۔ پچھلے 33 سال میں نشے کے مریضوں کے اہل خانہ کی مدد کرتے کرتے میری یہ رائے پختہ ہوگئی ہے کہ جب تک کوئی حقیقی بحران وجود میں نہیں آتا، اہل خانہ مدد کیلئے رجوع نہیں کرتے ۔ لوگ انہیں یہی مشورہ دیتے ہیں کہ جب تک وہ مریض خود علاج کا خواہش مند نہیں ہوتا، آپ اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے، جب تباہ و برباد ہو گا تو دیکھا جائے گا۔

جب نشے کی بیماری سے سنگین مسائل پیدا ہوتے ہیں تو اہل خانہ کے وسوسے اور اندیشے حقیقت کا روپ دھارنے لگتے ہیں۔ جب ان کی زندگی کے تار و پود بکھرنے لگتے ہیں اور بلا نوش پھر بھی پینے سے باز نہیں آتا تو وہ اسے پتھرائی ہوئی آنکھوں سے تکتے ہیں۔ بلانوش کے سامنے پوری طرح بے بس ہونے کے بعد وہ یہاں وہاں اپنے سوالوں کے جواب تلاش کرنے لگتے ہیں۔ پچھلے 33 سال میں نشے کے مریضوں کے اہل خانہ کی مدد کرتے کرتے میری یہ رائے پختہ ہوگئی ہے کہ جب تک کوئی حقیقی بحران وجود میں نہیں آتا، اہل خانہ مدد کیلئے رجوع نہیں کرتے۔ لوگ انہیں یہی مشورہ دیتے ہیں کہ جب تک وہ مریض خود علاج کا خواہش مند نہیں ہوتا، آپ اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے، جب تباہ و برباد ہوگا تو دیکھا جائے گا۔ یہ ایک فرسودہ خیال ہے کہ برباد ہونے کے بعد ہی سدھرنے کے امکانات پیدا ہوتے ہیں، یہ وسوسہ نشے سے متاثرہ خاندانوں کو اندھیرے میں دھکیل رہا ہے۔ نہ جانے لوگ کیوں یہ سوچتے رہتے ہیں کہ ان کا مریض پستی کو چھو کر ہی بحالی کے راستے پر گامزن ہوگا؟ وہ ایک لمحہ رک کر یہ غور کرنا گوارہ نہیں کرتے کہ اس خیال میں پھنس کر وہ کس قدر سزا پاتے ہیں؟ پستی کی جانب یہ سفر کوئی مریض اکیلا نہیں کرتا، اہل خانہ بھی ساتھ برباد ہوتے ہیں، گیہوں کے

> ''نشے کی بیماری نت نئے مواقع پیدا کرتی ہے اگر آپ کونسلنگ میں ہوں تو ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ مریض کی بہت مدد کر سکتے ہیں۔''

ساتھ گھن بھی پستا ہے، تباہی کے ان راستوں پر معصوم بچوں کی زندگی بھی اجڑ جاتی ہے۔ شروع سے یہ پالیسی اپنا لینا کہ مریض برباد ہوگا تو مدد کیلئے پکارے گا، کوئی مناسب بات نہیں، مجبور ہو کر ایسا سوچنا تو کچھ نہ کچھ سمجھ میں آتا ہے۔ بربادی سے فلاح کی توقع رکھنا بے کار کی بات ہے، یہ خیال کہ تکلیفوں سے ہی مریض کا احساس جاگے گا، اذیت پسندی کا مظہر

ہے۔قرین مصلحت یہ ہے کہ تھوڑی بربادی کو تبادلہ خیالات کی صلاحیت اور لفظوں کے خوبصورت استعمال سے مریض کے سامنے یوں پیش کیا جائے کہ وہ تھوڑا کہے کو زیادہ جانے، تھوڑی بربادی کو زیادہ مانے اور مدد حاصل کرنے کیلئے تیار ہو جائے۔ نشے کی بیماری اہل خانہ کیلئے نت نئے مواقع پیدا کرتی ہے جن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ مریض کی مدد کر سکتے

وہ لوگوں کو شیشے میں اتارتے ہیں۔ وہ مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں اور صاف بچ نکلتے ہیں۔ منشیات ان کو پیغام دیتی ہیں ''فکر کی کوئی بات نہیں۔''

ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل خانہ موثر کونسلنگ کے ذریعے ان موقعوں کو پہچاننا اور ان سے فائدہ اٹھانا سیکھیں۔

مریض کی بربادی کا انتظار کرنے کے پس پردہ یہ یقین کارفرما ہوتا ہے کہ جونہی وہ پستی میں گرے گا وہ نشہ چھوڑ دے گا یا پھر بھاگا بھاگا مرکز علاج منشیات پہنچ جائے گا۔

ایں خیال است ومحال است وجنوں!

نشے کے مریض اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں۔وہ بڑی خوبصورتی سے لوگوں کو شیشے میں اتارتے ہیں اور اپنے نشے کی غرض سے استعمال کرتے ہیں۔ وہ بار بار مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں اور لوگوں کا استحصال کرتے ہوئے صاف بچ نکلتے ہیں۔لوگ ان کی حرکات پر شک کرتے ہیں لیکن وہ اپنی حالت زار کا پتا نہیں چلنے دیتے۔ جب بھی کسی مشکل میں پھنستے ہیں منشیات ان کے کان میں تسلی بخش پیغام دیتی ہیں ''فکر کی کوئی بات نہیں، میں ہوں ناں!''۔

ایک دفعہ میں شراب کی بیماری سے بحالی پانے والے کچھ 'دوستوں' کے ساتھ ڈنر کر رہا تھا۔ انہی میں ایک کی نشے سے بحالی کی پندرھویں سالگرہ تھی۔ وہ بھلا آدمی اپنی کہانی سنا رہا تھا کہ کس طرح وہ کئی سال تک ایک چھوٹے سے غلیظ کمرے میں جو حشرات الارض سے بھرا تھا

کئی سال بلا ناغہ شراب اور دیگر منشیات کا استعمال کرتا رہا۔ اس کی زندگی عبرت کا نمونہ تھی لیکن وہ عرصہ دراز تک اپنے آپ کو نشے کے استعمال سے روک نہ سکا۔ علاج سے قبل وہ کئی دفعہ موت کے منہ میں جاتے جاتے بچا۔ میری دائیں جانب بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے اسے کہا، ''بس! آپ تیار نہ تھے!'' ایک اور صاحب بولے ''وقت وقت کی بات ہے، ابھی سب کچھ کھویا نہ تھا''۔ وہ کہنے لگے ''بس قسمت میں ٹھوکریں تھیں''۔ سب لوگوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں ہکا بکا رہ گیا۔ میرے دائیں بائیں کھانا کھاتے، خوش گپیاں کرتے دوست یہ سوچ رہے تھے کہ بحالی کیلئے اس بھلے آدمی کی زندگی کے چند خوبصورت سال ضائع ہونا ضروری تھے؟ میں نے اس سے پوچھا ''جب آپ منشیات کی دنیا میں غرق تھے تو آپ کے اہل خانہ کہاں تھے؟'' اس نے جواب دیا ''میری بیوی نے تو خلع لے لیا تھا اور بچوں نے کبھی پلٹ کر پوچھا ہی نہیں! انہوں نے اچھا ہی کیا، ایک طرح سے، میں باپ کہلانے کے لائق تھا بھی نہیں!'' میں نے پوچھا ''اگر آپ کے اہل خانہ اور دوست احباب مل جل کر آپ کے پاس بحالی کا ایک ٹھوس منصوبہ لاتے تو کیا ہوتا؟ کیا آپ محبت اور عزت کے ساتھ ملنے والی مدد قبول کر لیتے؟ کیا ایسا ممکن تھا کہ آپ جلد نشے سے نجات پا لیتے اور بیوی بچوں کیلئے کوئی

> ''میں ہکا بکا رہ گیا۔ کھانا کھاتے، خوش گپیاں کرتے دوست یہ کہہ رہے تھے کہ اس بھلے آدمی کی زندگی کے چند سال ضائع ہونا ضروری تھے!''

بہتر صورت نکلتی؟ ہوسکتا ہے میاں بیوی کا رشتہ سلامت رہتا؟'' اس نے لمحہ بھر کیلئے میری آنکھوں میں دیکھا اور کہا ''میں نے پہلے کبھی اس پہلو سے سوچا ہی نہ تھا! کون جانے میں ان کی مدد قبول کر کے فلاح پا جاتا، ہوسکتا ہے میرا خاندان بکھرنے سے بچ جاتا!'' اس کی آنکھوں میں تیرتے ہوئے آنسو مجھے صاف نظر آ رہے تھے۔

کئی سال بلا ناغہ شراب اور دیگر منشیات کا استعمال کرتا رہا۔اس کی زندگی عبرت کا نمونہ تھی لیکن وہ عرصہ دراز تک اپنے آپ کو نشے کے استعمال سے روک نہ سکا۔علاج سے قبل وہ کئی دفعہ موت کے منہ میں جاتے جاتے بچا۔میری دائیں جانب بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے اسے کہا، ''بس! آپ تیار نہ تھے!'' ایک اور صاحب بولے ''وقت وقت کی بات ہے، ابھی سب کچھ کھویا نہ تھا''۔وہ کہنے لگے ''بس قسمت میں ٹھوکریں تھیں''۔سب لوگوں نے اثبات میں سر ہلایا۔میں ہکا بکا رہ گیا۔میرے دائیں بائیں کھانا کھاتے، خوش گپیاں کرتے دوست یہ سوچ رہے تھے کہ بحالی کیلئے اس بھلے آدمی کی زندگی کے چند خوبصورت سال ضائع ہونا ضروری تھے؟ میں نے اس سے پوچھا ''جب آپ منشیات کی دنیا میں غرق تھے تو آپ کے اہل خانہ کہاں تھے؟'' اس نے جواب دیا ''میری بیوی نے تو خلع لے لیا تھا اور بچوں نے کبھی پلٹ کر پوچھا ہی نہیں! انہوں نے اچھا ہی کیا، ایک طرح سے، میں باپ کہلانے کے لائق تھا بھی نہیں!'' میں نے پوچھا ''اگر آپ کے اہل خانہ اور دوست احباب مل جل کر آپ کے پاس بحالی کا ایک ٹھوس منصوبہ لاتے تو کیا ہوتا؟ کیا آپ محبت اور عزت کے ساتھ ملنے والی مدد قبول کر لیتے؟ کیا ایسا ممکن تھا کہ آپ جلد نشے سے نجات پا لیتے اور بیوی بچوں کیلئے کوئی

> ''میں ہکا بکا رہ گیا۔کھانا کھاتے، خوش گپیاں کرتے دوست یہ کہہ رہے تھے کہ اس بھلے آدمی کی زندگی کے چند سال ضائع ہونا ضروری تھے!''

بہتر صورت نکلتی؟ ہوسکتا ہے میاں بیوی کا رشتہ سلامت رہتا؟'' اس نے لمحہ بھر کیلئے میری آنکھوں میں دیکھا اور کہا ''میں نے پہلے کبھی اس پہلو سے سوچا ہی نہ تھا! کون جانے میں ان کی مدد قبول کر کے فلاح پا جاتا، ہوسکتا ہے میرا خاندان بکھرنے سے بچ جاتا!'' اس کی آنکھوں میں تیرتے ہوئے آنسو مجھے صاف نظر آ رہے تھے۔

کئی سال بلا ناغہ شراب اور دیگر منشیات کا استعمال کرتا رہا۔ اس کی زندگی عبرت کا نمونہ تھی لیکن وہ عرصہ دراز تک اپنے آپ کو نشے کے استعمال سے روک نہ سکا۔ علاج سے قبل وہ کئی دفعہ موت کے منہ میں جاتے جاتے بچا۔ میری دائیں جانب بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے اسے کہا، ''بس! آپ تیار نہ تھے!'' ایک اور صاحب بولے ''وقت وقت کی بات ہے، ابھی سب کچھ کھویا نہ تھا''۔ وہ کہنے لگے ''بس قسمت میں ٹھوکریں تھیں''۔ سب لوگوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں ہکا بکا رہ گیا۔ میرے دائیں بائیں کھانا کھاتے، خوش گپیاں کرتے دوست یہ سوچ رہے تھے کہ بحالی کیلئے اس بھلے آدمی کی زندگی کے چند خوبصورت سال ضائع ہونا ضروری تھے؟ میں نے اس سے پوچھا ''جب آپ منشیات کی دنیا میں غرق تھے تو آپ کے اہل خانہ کہاں تھے؟'' اس نے جواب دیا ''میری بیوی نے تو خلع لے لیا تھا اور بچوں نے کبھی پلٹ کر پوچھا ہی نہیں! انہوں نے اچھا ہی کیا، ایک طرح سے، میں باپ کہلانے کے لائق تھا بھی نہیں!'' میں نے پوچھا ''اگر آپ کے اہل خانہ اور دوست احباب مل جل کر آپ کے پاس بحالی کا ایک ٹھوس منصوبہ لاتے تو کیا ہوتا؟ کیا آپ محبت اور عزت کے ساتھ ملنے والی مدد قبول کر لیتے؟ کیا ایسا ممکن تھا کہ آپ جلد نشے سے نجات پا لیتے اور بیوی بچوں کیلئے کوئی

> ''میں ہکا بکا رہ گیا۔ کھانا کھاتے، خوش گپیاں کرتے دوست یہ کہہ رہے تھے کہ اس بھلے آدمی کی زندگی کے چند سال ضائع ہونا ضروری تھے!''

بہتر صورت نکلتی؟ ہو سکتا ہے میاں بیوی کا رشتہ سلامت رہتا؟'' اس نے لمحہ بھر کیلئے میری آنکھوں میں دیکھا اور کہا ''میں نے پہلے کبھی اس پہلو سے سوچا ہی نہ تھا! کون جانے میں ان کی مدد قبول کر کے فلاح پا جاتا، ہو سکتا ہے میرا خاندان بکھرنے سے بچ جاتا!'' اس کی آنکھوں میں تیرتے ہوئے آنسو مجھے صاف نظر آ رہے تھے۔

کر دیتے ہیں۔ منشیات سے متاثرہ دماغ نشے کو مسائل کی جڑ تسلیم نہیں کرتا، ذرا بحران کم ہو، دباؤ ذرا ہٹ جائے تو شراب ''بیسٹ فرینڈ'' بن جاتی ہے اور ایڈکشن اپنے گھناؤنے روپ میں سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہے، نشئی کے دل میں نشہ بہت اہم مقام رکھتا ہے۔ مریض ہر مشکل میں نشے سے رجوع کرتا ہے تو ایک طرح سے وہ چوری چوری نشے کو خدا مانتا ہے۔

> ''زیادہ تر نشے کے مریض خود سے نہیں سدھرتے کیونکہ بیماری ان پر اپنا شکنجہ کستی رہتی ہے اور وہ ہتھیار پھینکنے پر مجبور اور بے بس نظر آتے ہیں۔''

تاہم، یہ بھی سچ ہے کہ نشے کے مریض اپنے پیار کرنے والوں کو تکلیف دینا نہیں چاہتے، وہ اپنے اندر اعلیٰ صفات برقرار رکھنا چاہتے ہیں، بس ان سے ایسا ہو نہیں پاتا۔ کئی دفعہ تو انہیں اپنی حرکتیں سمجھ ہی نہیں آتیں۔ جونہی ان کی زندگی میں نشے کا غلبہ ہوتا ہے اور مصیبتیں چاروں طرف سے انہیں گھیرنا شروع کرتی ہیں، وہ ہر طرح ہاتھ پاؤں مارتے ہیں کہ زندگی کی گاڑی چلتی رہے لیکن نشے کی بیماری کے سامنے کسی کی ایک نہیں چلتی اور وہ ایک کے بعد دوسری مصیبت میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ چھوٹے بڑے مسائل ان کو گھیرے رکھتے ہیں۔ خراب رویئے، بے تکے فیصلے اور جذباتی اتار چڑھاؤ، یہ سب نشکیی بیماری کے شاخسانے ہیں جو کہ دماغ کو شکستہ اور روح کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ اہلِ خانہ کنفیوز رہتے ہیں۔ وہ بالکل نہیں جانتے کہ ان کے پیارے کو کیا ہو رہا ہے؟ ان کے منہ سے اکثر نکلتا ہے کہ کب سدھرے گا یہ؟ لیکن نشے کے مریض خود سے نہیں سدھرتے کیونکہ ایڈکشن ان پر اپنا شکنجہ کستی رہتی ہے اور وہ ہتھیار پھینکنے پر مجبور اور بے بس نظر آتے ہیں۔

جب میں کبھی نشے کے مریضوں کے دماغ میں جھانکتا ہوں تو مجھے وہ اس ادھیڑ بن میں نظر آتا ہے۔ ''مجھے اپنا ہی رویہ سمجھ میں نہیں آتا، میں جو کچھ کرتا ہوں وہ اصل میں کرنا نہیں

کر دیتے ہیں۔ منشیات سے متاثرہ دماغ نشے کو مسائل کی جڑ تسلیم نہیں کرتا، ذرا بحران کم ہو، دباؤ ذرا ہٹ جائے تو شراب ''بیسٹ فرینڈ'' بن جاتی ہے اور ایڈکشن اپنے گھناؤنے روپ میں سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہے، نشئی کے دل میں نشہ بہت اہم مقام رکھتا ہے۔ مریض ہر مشکل میں نشے سے رجوع کرتا ہے تو ایک طرح سے وہ چوری چوری نشے کو خدا مانتا ہے۔

> ''زیادہ تر نشے کے مریض خود سے نہیں سدھرتے کیونکہ بیماری ان پر اپنا شکنجہ کستی رہتی ہے اور وہ ہتھیار پھینکنے پر مجبور اور بے بس نظر آتے ہیں۔''

تاہم، یہ بھی سچ ہے کہ نشے کے مریض اپنے پیار کرنے والوں کو تکلیف دینا نہیں چاہتے، وہ اپنے اندر اعلیٰ صفات برقرار رکھنا چاہتے ہیں، بس ان سے ایسا ہو نہیں پاتا۔ کئی دفعہ تو انہیں اپنی حرکتیں سمجھ ہی نہیں آتیں۔ جونہی ان کی زندگی میں نشے کا غلبہ ہوتا ہے اور مصیبتیں چاروں طرف سے انہیں گھیرنا شروع کرتی ہیں، وہ ہر طرح ہاتھ پاؤں مارتے ہیں کہ زندگی کی گاڑی چلتی رہے لیکن نشے کی بیماری کے سامنے کسی کی ایک نہیں چلتی اور وہ ایک کے بعد دوسری مصیبت میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ چھوٹے بڑے مسائل ان کو گھیرے رکھتے ہیں۔ خراب رویئے، بے تکے فیصلے اور جذباتی اتار چڑھاؤ، یہ سب نشکی بیماری کے شاخسانے ہیں جو کہ دماغ کو شکستہ اور روح کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ اہل خانہ کنفیوژ رہتے ہیں۔ وہ بالکل نہیں جانتے کہ ان کے پیارے کو کیا ہو رہا ہے؟ ان کے منہ سے اکثر نکلتا ہے کہ کب سدھرے گا یہ؟ لیکن نشے کے مریض خود سے نہیں سدھرتے کیونکہ ایڈکشن ان پر اپنا شکنجہ کستی رہتی ہے اور وہ ہتھیار پھینکنے پر مجبور اور بے بس نظر آتے ہیں۔

جب میں کبھی نشے کے مریضوں کے دماغ میں جھانکتا ہوں تو مجھے وہ اس ادھیڑ بن میں نظر آتا ہے۔ '' مجھے اپنا ہی رویہ سمجھ میں نہیں آتا، میں جو کچھ کرتا ہوں وہ اصل میں کرنا نہیں

"ڈاکٹر صداقت علی اگر کسی دوسرے ملک میں ہوتے تو انہیں ڈھیروں اعزاز اور ایوارڈ مل چکے ہوتے۔ وہ اپنے دائرے میں خدمت کر رہے ہیں۔ قوم کے ہزاروں بلکہ لاکھوں مایوس افراد کو صداقت کے معجزے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صداقت علی سے کئی بار ملا ان سے گھنٹوں استفادہ کیا، واقعی یہ ایک منفرد تجربہ تھا۔ نفسیاتی اور اعصابی مریضوں اور نشے کے بیماروں کیلئے ان کی کاوشیں فی الواقع لائق تحسین ہیں۔ یہی ہے عبادت، یہی دین و ایماں، کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں۔"

مجیب الرحمان شامی چیف ایڈیٹر، روزنامہ پاکستان

"جب میری ملاقات ڈاکٹر صداقت علی سے ہوئی، میں نے ان کے کلینکس دیکھے، نشے پر ان کی تحقیق اور ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو مجھے زندگی میں پہلی بار احساس ہوا نشئی برے نہیں ہوتے نشہ برا ہوتا ہے۔ مجھے معلوم ہوا یہ لوگ بھی مریض ہیں۔ جس طرح ہم کسی ماہر ڈاکٹر سے تندرست ہو جاتے ہیں، اسی طرح یہ لوگ بھی علاج کے بعد صحت مندانہ زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس حقیقت سے آگاہی کے بعد میں ان لوگوں سے بھی اتنی ہی محبت کرتا ہوں جتنی دوسرے بیماروں سے کرتا ہوں۔ یقیناً ڈاکٹر صداقت علی کے ہوتے ہوئے نشے کے مریض تنہا نہیں!"

جاوید چوہدری کالم نگار روزنامہ جنگ

"خوش نصیب ہے یہ ملک پاکستان جہاں ڈاکٹر صداقت علی جیسے معالج موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بدنصیب ہیروئنیوں، شرابیوں اور چرسیوں کے حق میں مسیحا ہیں۔ نشے کے عادی یا نشے کا شکار مریضوں کے حق میں ڈاکٹر صاحب سچ مچ مسیحا ہیں۔ ایک ایسا معالج جو صرف پیسے کمانا نہیں چاہتا، پریشان اور مریض انسانوں کو نشے اور معاشرے کی حقارت کے جال سے بچا کر ایک قابل فخر زندگی گزارتا دیکھنے کا خواہاں ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بہت اچھے ہمدرد رکن اور محبِّ وطن وانسانیت انسانوں کی کمی نہیں ہے۔ ڈاکٹر صداقت علی ان میں سے ایک ہیں۔"

فاطمہ ثریا بجیا ڈرامہ نگار

نشے میں کہیں وہ تنہا نہ رہ جائے!

نشے کا مریض خود دکھتا ہے اور دوسروں کو بھی دُکھاتا ہے، اسے پیار کرنے والے سلگتے رہتے ہیں۔ آپ ہر حربہ آزماتے ہیں مریض مدد قبول نہیں کرتا، کہتا ہے خود ہی چھوڑ دوں گا، وہ ایک نہیں سنتا، لگتا ہے آپ کسی دیوار گریہ کے سامنے کھڑے ہیں!

ظاہر ہے نشے کی بیماری کا حل ایسے ذہن سے نہیں اُبھر سکتا جس پر نشے کا قبضہ ہو۔ زیادہ تر مریض کسی پیار کرنے والے کی کوششوں سے ہی نشہ چھوڑتے ہیں۔ مریض کو علاج کی راہ دکھائی جا سکتی ہے، بشرطیکہ آپ اس شرم سے نجات پالیں جو باندھ کر رکھ دیتی ہے۔ کسی ڈر خوف سے نہیں، روشن مستقبل کیلئے علاج کا فیصلہ کیجئے، باقی سب کچھ ہم پر چھوڑ دیجئے۔

آخر نشہ آپ کے پیارے کا مقدر کیوں رہے؟

آج ہی رابطہ کیجئے۔

صداقت کلینک

A Non-Profit ORG.

- ڈن لیتھ کارٹ روڈ مری
0314-6865271 ☎ 3411707

- G-6/1,103 اسلام آباد
0333-5290889 ☎ 3008191

- A1/29 ناظم آباد 1 کراچی
0300-2155956 ☎ 35318375

- 71-A/1 جیل روڈ لاہور
0300-7413639 ☎ 37567487

sadaqat clinic murree

Dr Sadaqat Ali (1000 Videos)

www.sadaqatclinic.com